رو رو کے ، گڑ گڑا کر ، دستِ دُعا اٹھا کر
کہتے ہیں تیرے بندے، یا رب مُعاف کر دے



یا رب مُعاف کر دے

(8 اکتوبر 2005ء کے قیامت خیز زلزلہ کے تناظر میں)

سیّد عارف محمود مہجُور رضوی

رو رو کے، گڑ گڑا کر، دستِ دُعا اٹھا کر
کہتے ہیں تیرے بندے، یا رب مُعاف کر دے

ہدیہ از طرف
سید عارف محمود مہجور رضوی
17/03/08

یا رب مُعاف کر دے

(8 اکتوبر 2005ء کے قیامت خیز زلزلہ کے تناظر میں)

سیّد عارف محمود مہجورؔ رضوی

ٹیپو سلطان پبلی کیشنز۔ گجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب:۔ یارب معاف کردے

تخلیق:۔ سیّد عارف محمود مہجور رضوی

اہتمام:۔ حامد رضا سیّد۔ لاہور

کمپیوٹر کیلی گرافی:۔ محمد عاصم کامران۔ نیو کلاسک پرنٹرز گجرات

پروف ریڈنگ:۔ سہیل انور سیّد

مطبع:۔ شرکت پرنٹنگ پریس

سنِ اشاعت:۔ شوال المکرّم 1426ھ / نومبر 2005ء

ہدیہ:۔ ایصالِ ثواب شہدائے سانحہ 8 اکتوبر 2005ء

:۔ نوٹ :۔

بیرونجات کے حضرات 10 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کر کے طلب فرمائیں

:۔ ملنے کا پتہ :۔

ٹیپو سلطان پبلی کیشنز

حسین کالونی، سیّد طارق شاہ روڈ۔ گجرات

فون: 053-3513516

مصطفیٰ ﷺ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

انتساب

جذبۂ خدمتِ خلق سے سرشار، خوفِ خدا کا شہکار
ہر شعبۂ زندگی سے منسلک عظیم خواتین و حضرات

کے نام

جو کر رہے ہیں مدد درد و غم کے ماروں کی
خدایا اُن کو عطا کر تُو اجر ہائے عظیم
قبول ان کا ہو بے لوث جذبۂ خدمت
رہے ہمیشہ سلامت یہ ان کا ذوقِ سلیم

دعا گو:۔

سیّد عارف محمود مہجور رضوی

عُنوانات

حمدِ ربِّ جلیل جل جلالہ

وہی ہے قادرِ مطلق وہی ہے حاکمِ اعلیٰ
وہی ہے جلّ شانہٗ وہی ہے عظمتوں والا
وہی ہے عالمیں کا رب وہی ہے سب کا رکھوالا
وہی ہے زندگی دیتا وہی ہے مارنے والا
اُسی کی شان کے شایاں ہے ہر اک قبضہٗ قدرت
اُسی کی شان کے شایاں ہے ہر اک کام کی ندرت
اُسی کی شانِ وحدت کی گواہی کے لئے آئے
تمامی انبیاء اس نے ہیں یوں مبعوث فرمائے
اسی کو سروری زیبا اس کی جابجا شاہی
شراکت اس کے کاموں میں کسی کو کب ہے راس آئی
وہ شانِ بے نیازی میں اکیلا اور یکتا ہے
وہی ہے وحدہٗ برحق وہی ذاتِ بے ہمتا ہے
نہیں محتاج وہ ہرگز کسی کے زورِ بازو کا
اٹھا پائے گا کوئی بوجھ کیا اس کے ترازو کا

وہی ہے مستقل بالذات ہر اک چیز پر قادر
وہی اوّل وہی آخر وہی ہے حاضر و ناظر
وہی ہے قبلۂ حاجات سب کا ہر کہیں یارو
وہی اک واحد و یکتا ہے ربُّ العالمیں یارو
وہی ہے مالک و مختار اپنا دونوں عالم میں
وہی ہے مونس و غم خوار اپنا دونوں عالم میں
وہی ہنستے رُلائے دیکھتے ہی دیکھتے پل میں
وہی روتے ہنسائے دیکھتے ہی دیکھتے پل میں
وہی مٹی بنائے آنِ واحد میں جواہر کو
وہی کرتا ہے ملیا میٹ دل خوش کُن مظاہر کو
وہی ہے خانماں برباد کرتا اہلِ خانہ کو
وہی ہر غم سے ہے آزاد کرتا کُل زمانہ کو
وہی بیٹھے بٹھائے شاد سے ناشاد کرتا ہے
وہ چاہے جس کو بھی پل میں یونہی برباد کرتا ہے
وہی محتاج کرتا ہے جسے چاہے زمانے میں
کمی آئی نہ آئے گی کبھی جس کے خزانے میں
وہی باغات کو کھنڈرات میں تبدیل کرتا ہے
امیری کو غریبی میں وہی تحلیل کرتا ہے

وہی چاہے جسے ذلت سے ہے دوچار کر دیتا
وہی چاہے تو عزت سے ہے بیڑا پار کر دیتا
وہ چاہے تو کرے اک آن میں نابُود بستی کو
جو چاہے تو کرے مفقود وہ ہر ایک ہستی کو
وہ چاہے تو کرے مٹی کو سونا اپنی قدرت سے
وہ چاہے تو بدل ڈالے ہر اِک راحت کو کلفت سے
وہ چاہے تو شہنشاہوں کا پتہ صاف کر ڈالے
وہ چاہے تو فقیروں کو ہمہ اوصاف کر ڈالے
وہ چاہے جو کرے ہر چیز کا مالک ہے، قادر ہے
نہیں اس کے سوا کوئی کہیں حامی و ناصر ہے
نہیں اس کا کوئی ساجھی نہ کوئی اس کا ہمسر ہے
بڑوں سے بھی بڑا ہے وہ، وہی اللہ اکبر ہے
نہ پائے راز کوئی اس کے احکام و مشیت کا
احاطہ کر سکے نہ کوئی اس کی رمز و حکمت کا
بڑا کمزور ہے انساں، بڑی بے بس ہے دانائی
خدا ہی کو ہے زیبا اپنے کاموں سے شناسائی
اسی کے خوف سے ڈرنا علامت ہے خشیت کی
یہ عادت اپنے بندوں کو خدا نے ہے ودیعت کی

نہیں اس کے سوا کوئی حقیقی مالک و مولا
سدا رکھے وہ اپنی رحمتوں کا دار و در کھولا
رہے لب پر اسی کا نامِ نامی جاگتے سوتے
اُسی کی یاد سے پھُوٹیں دلوں میں نُور کے سوتے
اُسی سے مانگئے امداد ہر دکھ میں مصیبت میں
وہی کرتا ہے دل کو شاد ہر دکھ میں مصیبت میں
اُسی کی یاد سے آباد ہے دل کا نہاں خانہ
اسی کی یاد میں آنکھیں بنی رہتی ہیں پیمانہ
اُسی کی یاد میں مضمر سکون و قلب و راحت ہے
اسی کی یاد میں رہنا سراسر اک عبادت ہے
اُسی کی یاد میں مشغول ہے مجوّر روز و شب
اُسی کی یاد سے دائم رہے معمور روز و شب

13-10-2005

☆ ☆ ☆

انہیں آباد کر دے خانماں برباد ہیں جو بھی
انہیں دل شاد کر دے درد سے ناشاد ہیں جو بھی
دعا ہے یہ مری صبح و مسا ربِّ حقیقی سے
انہیں آزاد کر دے صاحبِ اُفتاد ہیں جو بھی

یارب معاف کردے

عفو و کرم کی اپنے خیرات عام کر دے
خالی ہمارا دامن ، رحمت سے اپنی بھر دے
یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

رو رو کے ، گڑ گڑا کر ، دستِ دعا اٹھا کر
کہتے ہیں تیرے بندے ، یارب معاف کر دے
یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

اعمال سے ہیں عاری ، در کے ترے بھکاری
حاضر ہیں تیرے در پر ، ہم کو تُو اپنا ڈر دے
یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

بد کار ہیں جہاں کے ، مسلم ہیں بس زباں کے
نیکی ہو جس سے سرزد ، ایسا کوئی ہنر دے
یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

حد درجہ ہیں خطائیں ، مقبول کر دعائیں
توبہ کے ملتجی ہیں ، بخشش سے جام بھر دے
یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

حفظ و اماں عطا کر ، رکھ ظلم سے بچا کر
آفات سے رہائی ، خلاقِ بحر و بر دے
یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

عاجز ہیں تیرے بندے ، گندے ہیں اپنے دھندے
جس سے فتور آئے ، ایسا نہ کرّو فر دے
یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

شرمندگی اٹھائے ، در پر ہیں تیرے آئے
جس کو پھریں اٹھا کر ، ایسا تو ہم کو سَر دے
یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

بھولے ہیں تیرا رستہ ، حالت ہوئی ہے خستہ
جو سیدھی رہ دکھائے ، ایسا تو راہبر دے
یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

بگڑی ہوئی بنا دے ، ہم کو نہ یوں سزا دے
ناپاک ہیں سراپا ۔ ہم کو تُو پاک کر دے
یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

مقدور کر کرم کو ۔ قائم تُو رکھ بھرم کو
جرم و خطا کو چھوڑیں ۔ ایسی رو مفر دے
یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

جب سے تجھے بھلایا ، ہر غم نے ہے ستایا
آسانیاں مقدر ، ہم سب کا آج کر دے
یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

قسمت میں ہو بھلائی ۔ راضی رہے خدائی
دنیا کو سمجھے فانی ، یہ سوچ عمر بھر دے
یا رب معاف کر دے ۔ یا رب معاف کر دے

آسائشوں کو چھوڑیں ۔ پھر تجھ سے ناطہ جوڑیں
ہو ایسی فکر پیدا ، جو آخرت کا ڈر دے
یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

پیشِ نظر رہیں سب ، احکام تیرے یا رب
تُو ہم کو زندگی بھر ، تفریقِ خیر و شر دے
یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

توفیق دے تُو ہم کو ، جائیں ترے حرم کو
منتج ہو تیرے گھر پر ، ایسا کوئی سفر دے
یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

اپنی طلب عطا کر ، منگتا تُو رکھ بنا کر
دن رات چُومنے کو ، اپنا ہی سنگِ در دے
یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

اُفتاد کے ہیں مارے ، بندے یہ تیرے سارے
رہنے کو اپنا اپنا ، ہر ایک کو تُو گھر دے
یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

تقصیر کے علاوہ ، مجھ پاس اپنے ہے کیا
ہم کو نویدِ بخشش ، قصۂ مختصر دے
یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

دل ▪ بنا دے میرا ▪ جس میں ہو خوف تیرا
نم یاد میں ہو تیری ، مجھ کو وہ چشمِ تر دے
یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

دو پل کی ہے کہانی ▪ فانی ہے زندگانی
سمجھے جو یہ حقیقت ، مولا تُو وہ نظر دے
یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

تجھ سے جو لو لگائیں ، ہر غم کو بُھول جائیں
ایوانِ دل میں اپنی الفت کے بام و در دے
یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

ہر دم تجھے پکاریں ▪ یوں زندگی گزاریں
ہم کو قضا بھی مولا ▪ اپنے ہی دین پر دے
یا رب معاف کر دے ▪ یا رب معاف کر دے

مہجور بھی ہے تیرا ، مجبور بھی ہے تیرا
جو نہ زوال پائے ، ایسی کوئی سحر دے
16-10-2005 یارب معاف کردے، یارب معاف کردے

المدد یا خدا، المدد یا خدا

تُو ہی سب کا ہے رب ، تُو ہی سب کا خدا
تُو ہی آفت ، مصیبت میں ہے آسرا
تُو ہی سب سے بڑا ، تُو ہی سب سے بڑا
المدد یا خدا ، المدد یا خدا

تُو ہی قہّار ہے ، تُو ہی جبّار ہے
تُو ہی غفّار ہے ، تُو ہی ستّار ہے
تُو ہی مشکل کشا ، تُو ہی حاجت روا
المدد یا خدا ، المدد یا خدا

تیری قدرت سے معمور ہیں بحر و بر
تیری رحمت کے ہر سُو ہیں وا بام و در
تیرے الطاف کی کب کوئی انتہا
المدد یا خدا ، المدد یا خدا

تیرے قبضۂ قدرت میں ہیں خشک و تر
کوئی تجھ سا نہیں ہے کہیں باخبر
دو جہاں میں ہے تیرا تسلّط روا
المدد یا خدا ، المدد یا خدا

تُو نے پیدا کیا جن و انسان کو
تُو نے بخشی ہے طاقت ہر اک جان کو
تُو ہی دیتا ہے ہر ذی نفس کو قضا
المدد یا خدا ، المدد یا خدا

جا بجا نُور ہے تیرے انوار کا
دل بنا طور ہے تیرے انوار کا
محرمِ سرِّ وحدت نظر کو بنا
المدد یا خدا ، المدد یا خدا

کون تجھ سے ہے بڑھ کر غفورالرّحیم
کون تجھ سے ہے بڑھ کر جہان میں کریم
کون تجھ سے ہے بڑھ کر کہیں دل کُشا
المدد یا خدا ، المدد یا خدا

تیرے انعام کا ، تیرے اکرام کا
تیرے احکام کا ، تیرے ہر کام کا
ہے کراں تا کراں اک رواں سلسلہ
المدد یا خدا ، المدد یا خدا

تیرا فضل و کرم رکھے سب کا بھرم
دُور کرتا ہے تُو ہی سبھی درد و غم
تُو ہی دیتا ہے ہر اک مرض سے شفا
المدد یا خدا ، المدد یا خدا

نیک ہوں سب کے سب ، کوئی بھی بد نہ ہو
یاد رکھیں جو تجھ کو تو سرزد نہ ہو
پھر کسی سے بھی کوئی گناہ و خطا
المدد یا خدا ، المدد یا خدا

ہم بھکاری ہیں تیرے ہمیں بھیک دے
تجھ سے مانگیں سدا سب کو تحریک دے
ہم سراپا گدا تُو عطا ہی عطا
المدد یا خدا ، المدد یا خدا

کب ریاضت ہماری کسی کام کی
ہے مسلمانی بس نام ہی نام کی
تیری بخشش ہے اپنا فقط آسرا
المدد یا خدا ، المدد یا خدا

ہم کہ بدکار ہیں ، ہم سیہ کار ہیں
ہم خطاکار ہیں ، ہم گنہگار ہیں
دامنِ عفو و رحمت میں ہم کو چھپا
المدد یا خدا ، المدد یا خدا

بحرِ رنج و الم میں ہیں ڈوبے ہوئے
آج ہیں سب کے سب غم میں ڈوبے ہوئے
ڈال دے ہم پہ اپنی اماں کی ردا
المدد یا خدا ، المدد یا خدا

چاروں جانب سے زد میں ہیں صدمات کی
چھائی کالی گھٹا آج آفات کی
ختم ہوں زلزلے ، دُور ہو ہر بلا
المدد یا خدا ، المدد یا خدا

غم زدہ غم زدہ زندگی آج ہے
جس طرف دیکھئے موت کا راج ہے
اپنی حفظ و اماں تُو ہمیں کر عطا
المدد یا خدا ، المدد یا خدا

کیا دکھائیں نشانات بھونچال کے
کیا سنائیں گے احوال ، بدحال کے
تجھ سے مخفی نہیں ہے کوئی ماجرا
المدد یا خدا ، المدد یا خدا

بخش دے ان کو یارب جو مرحوم ہیں
ان کو چھت کر عطا جو کہ محروم ہیں
جو ہیں بھوکے انہیں کر مہیا غذا
المدد یا خدا ، المدد یا خدا

ڈر ہو روزِ قیامت کا دل میں مکیں
خوف تیرا رہے جسم و جاں کے قریں
تجھ سے مانگیں مدد ، تجھ سے مانگیں شفا
المدد یا خدا ، المدد یا خدا

رحم کر ہم پہ یا ارحم الراحمیں
بخش دے ہم کو یا احکم الحاکمیں
روز و شب یہ مچلتی ہے لب پر ، دعا
المدد یا خدا ، المدد یا خدا

دُور کر دے ہر اک آفتِ آسماں
ہم نہ پائیں بلائے زمین و زماں
اپنے بد کار بندوں کی سُن التجا
المدد یا خدا ، المدد یا خدا

صدقہ محبوب ﷺ کا ہو نگاہِ کرم
مانگتے ہیں دعا یہ گنہگار ہم
مغفرت کی ہمیں ہو فراہم قبا
المدد یا خدا ، المدد یا خدا

کر بھلا دو جہاں میں تُو مہجور کا
ہے خدا دو جہاں میں تُو مہجور کا
ذکر میں تیرے گم ہو یہ صبح و مسا
المدد یا خدا ، المدد یا خدا 24-10-2005

سرکار ﷺ کرم کیجے

مشکل میں پڑے ہیں ہم ، سرکار ﷺ کرم کیجے
ہر آنکھ ہوئی پُرنم ، سرکار ﷺ کرم کیجے

آلام کے ماروں کو ، آرام میسر ہو
ممکن ہو علاجِ غم ، سرکار ﷺ کرم کیجے

جس سمت نظر اٹھے ، دلدوز مناظر ہیں
بکھرے ہیں بہرجا غم ، سرکار ﷺ کرم کیجے

ہر قسم کا گھاؤ ہے ، پیوست دل و جاں پر
زخموں کو ملے مرہم ، سرکار ﷺ کرم کیجے

پل بھر میں کیا ہائے ، تقدیر نے بے چارہ
حالات ہوئے برہم ، سرکار ﷺ کرم کیجے

بچوں کے تڑپنے کا غم دیکھ نہیں سکتے
کُھل جائے شفا کا یم ، سرکار ﷺ کرم کیجے

اِس جانب ہیں چیخیں ، اُس جانب ہیں آہیں
گُھٹتا ہے ہمارا دم ، سرکار ﷺ کرم کیجے

گھر بار کی ، جانوں کی ، ہم دیکھ کے بربادی
مغموم ہوئے پیہم ، سرکار ﷺ کرم کیجے
تسکین کے نغموں کی ، آرام کے گیتوں کی
آواز ہوئی مدہم ، سرکار ﷺ کرم کیجے
ٹوٹے نہ کہیں ڈوری ، اُفتاد کے ماروں کی
دُکھ درد کا ہے موسم ، سرکار ﷺ کرم کیجے
تصویر ہیں عبرت کی ، خوشحال گھرانے آج
قسمت کے ہیں زیر و بم ، سرکار ﷺ کرم کیجے
ادبار نے کر ڈالا ، محتاج جہاں بھر کا
سَر کا ہے نگوں پرچم ، سرکار ﷺ کرم کیجے
ہے کون سوا رب کے ، دنیا میں یتیموں کا
امداد ہو مستحکم ، سرکار ﷺ کرم کیجے
ویران ہوئیں پل میں ، ماؤں کی ہری گودیں
ماں باپ ہوئے بیدم ، سرکار ﷺ کرم کیجے
آفات کے ہیں مارے ، سب لوگ یہ بیچارے
صدمات ہوں ان کے کم ، سرکار ﷺ کرم کیجے
اللہ سے اُمت کی ، بخشش کی سفارش ہو
یا فخرِ بنی آدم سرکار ﷺ کرم کیجے

آفاتِ زمینی و آفاتِ سماوی کے
طوفان یہ جائیں تھم ، سرکارﷺ کرم کیجے
اللہ رہیں دائم اس خاک کے شیدائی
یوں شیر و شکر باہم ، سرکارﷺ کرم کیجے
مہجورؔ کو ہے لاحق ، جو درد و غمِ ملت
ہو اور بھی وہ محکم ، سرکارﷺ کرم کیجے

16-10-2005

☆ ☆ ☆

صد چاک ہے یہ دل تو المناک ہیں آنکھیں
وہ پائے ہیں صدمات کہ غم ناک ہیں آنکھیں
مہجورؔ غم و درد پہ اُفتاد زدوں کے
ہر اک کی طرح میری بھی نم ناک ہیں آنکھیں

☆ ☆ ☆

حالات غریبوں کے تو دیکھے نہیں جاتے
صدمات غریبوں کے تو دیکھے نہیں جاتے
ہیں آج وہ محتاج جو کل تک تھے تونگر
دن رات غریبوں کے تو دیکھے نہیں جاتے

پہنچے جو فلک پر وہ فغاں لاؤں کہاں سے

بے گور و کفن لاش ہے پُرساں نہیں کوئی
اے زیست ترے تن میں بچی جاں نہیں کوئی
دل چیر گیا سانحہ آٹھ کتوبر
بس میں مرے اب ضبط کا ساماں نہیں کوئی
ٹوٹا ہے مرے مُلک پہ جو قہرِ الٰہی
اُس قہر کی زد سے تو بچی جاں نہیں کوئی
بے بس تو کبھی کوئی نہ اس حال سے ہو گا
مسرُور مرے مُلک کا انساں نہیں کوئی
مٹ کر یوں ملے خاک میں کیا خاک نشیں آج
باقی ہی بچا نامہ و عنواں نہیں کوئی
ہے موت ہی اوّل تو وہاں موت ہی آخر
محفوظ قیامت سے گلستاں نہیں کوئی
بے یار و مددگار ہوئی حُسن کی وادی
فطرت کے مناظر کا خُدی خواں نہیں کوئی

اُجڑے ہیں کئی "باغ" تو برباد ہیں "آباد"
تھے آج سے پہلے یہ بیاباں نہیں کوئی
مقہور "مظفرّ" ہیں تو "بالا" ہوئے زیریں
اے موت بڑا تجھ سے پہلواں نہیں کوئی
تعلیم کے بدلے میں ملی موت کی چھُٹی
بچوں کے پلٹنے کا تو امکاں نہیں کوئی
گُل کتنے گھرانوں کی ہوئی حیف ہے مشعل
روشن ہی رہا آہ شبستاں نہیں کوئی
رونے کو بچا کوئی بھی نہ آج گھروں سے
کفنانے کا ، دفنانے کا ساماں نہیں کوئی
اک نسل ہوئی ختم ہے اک آدھ گھڑی میں
مسمار ہوئے گھر ، در و درباں نہیں کوئی
تھک ہار گئے اپنوں کی لاشوں کو اٹھا کر
جن سایوں زبوں حال و پریشاں نہیں کوئی
کل تک جو فلک بوس تھیں ہیں آج زمیں بوس
موجود عمارات کی پہچاں نہیں کوئی
اک آن میں کیا کیا نہ نشانات مٹے ہیں
اب جن کا وہاں نوحہ و غم خواں نہیں کوئی

پہنچے جو فلک پر وہ فغاں لاؤں کہاں سے
دل میں مرے اندوہ کا طوفاں نہیں کوئی

زخموں کو جو دھو پائیں گے اُفتاد زدوں کے
آنکھوں میں تو وہ اشک فروزاں نہیں کوئی

عبرت کی جگہ ہے یہ نہیں جائے تماشہ
دنیا تو فقط عیش کا ایواں نہیں کوئی

ناراض خداوند ہوا اہلِ زمیں سے
اس حال میں جینے کو خیاباں نہیں کوئی

بے راہروی اپنی ہوئی حد سے زیادہ
اعمال کے ایوان میں چراغاں نہیں کوئی

سونے کا نہیں وقت کہ اب وقتِ دعا ہے
اتنا تو کبھی ہو سکا نقصاں نہیں کوئی

آؤ کہ سبھی مل کے کریں رب سے دُعائیں
دو جگ میں بڑا جس سے مہرباں نہیں کوئی

آؤ کہ کریں مل کے سبھی توبہ کی کوشش
اللہ کے سوا غافلو رحماں نہیں کوئی

آؤ کہ پکاریں اُسے اس غم کی گھڑی میں
جس سے بڑا غمخواروں کا سُلطاں نہیں کوئی

آؤ کہ مدد مانگیں اُسی مالکِ کُل سے
اُس جیسا مددگار کہیں ہاں ۔ نہیں کوئی
آؤ کہ سرِ عجز کریں خم اُسی در پر
جس در سے پھرا خالی ہی داماں نہیں کوئی
اے میرے خدا اب تو ہمیں معاف تُو کر دے
جُز تیرے تو غفار ہی یزداں نہیں کوئی
کر ہم پہ کرم اپنے نبی پاک ﷺ کے صدقے
الفاظ خدایا ترے شایاں نہیں کوئی
مجبور ہر اک دکھ کا ۔ مصیبت کا ، بلا کا
اللہ کے سوا دافع و درماں نہیں کوئی

11-10-2005

☆ ☆ ☆

دو چار دنوں کی ہے ، یہ بات نہیں پیارے
اک عمر کا ہے یہ غم ، اک عمر کا ہے رونا
لیتے تھے کبھی گھر میں ، جو چین کے خرّاٹے
دُشوار ہوا اُن کو ۔ اب خاک پہ یوں سونا

ہے دلخراش منظر ہر ایک زلزلہ کا

دل لخت لخت میرا اشکوں کی ہے روانی
کیسے بیاں ہو مجھ سے آلام کی کہانی
ہے دلخراش منظر ہر ایک زلزلہ کا
مبہوت کر گئی ہے آفت یہ ناگہانی
روئے گا یاد کر کے اس دُکھ کو اک زمانہ
تڑپے گی زندگی بھر اس غم سے زندگانی
دے موت کی منادی اپنی ہر ایک وادی
مر خوف سے گئی ہیں یادیں سبھی سُہانی
پڑھنے گئے تھے کیا تُم پڑھ کر یہ کیا ہو آئے
بچو! نہ بھائی کس کو تُم سب کی نوجوانی
بچوں کا یوُں بچھڑنا دہلا گیا ہے دل کو
اے موت! تُو نے کیا یہ دل میں تھی اپنے ٹھانی
مَسلے ہیں پھُول کتنے بے رحم موت تُو نے
بڑھتی ہی جائے تیری ہر لحظہ جانفشانی

اپنے گھروں کا رستہ اُفتاد نے بُھلایا
پائیں گے اب کہاں سے راہیں وہ سب پرانی
بے خانماں پھریں گی اک عمر مائیں بہنیں
پامال ہے بڑھاپا ، نڈھال ہے جوانی
اُجڑے ہزاروں گھر تو بچھڑے ہیں گھر کے راکھے
آسان ہو گی کیسے عصمت کی پاسبانی
ویران ہو گئی ہیں سر سبز آہ گودیں
سایہ فگن رہا نہ سایۂ خاندانی
نُورِ نظر کہیں ہیں ماں باپ ہیں کہیں پر
حصے میں اپنے آئی اُن سب کی نوحہ خوانی
دل تو کٹے تھے لیکن اعضا بھی کاٹ ڈالے
کیا دے گیا مزا ہے یہ قہرِ آسمانی
ٹوٹا ہے جاں کا رشتہ اس حال میں کسے ہائے
دو گز زمیں بھی اُن کے حصے نہیں تھی آنی
گویا وہ اس جہاں میں آئے نہ تھے کبھی بھی
باقی بچی نہ جن کی اک آدھ ہی نشانی
ہیں آج وہ گدا جو کل تک تھے کھاتے پیتے
پھرتے ہیں در بدر جو کرتے تھے حکمرانی

اک آن میں زمیں پر وہ آسماں سے آئے
دیکھی نہ تھی جنھوں نے غربت کی زندگانی

بے گور و بے کفن ہیں کل کے رئیس یارو
عبرت کدہ ہے دیکھو لوگو یہ دارِ فانی

نام و نشان سارے آفات نے مٹائے
برباد کر گیا ہے یہ زلزلۂ ثانی

لقمہ اجل کا ہر اک ذی رُوح ہے ازل سے
بجھتی ہے پیاس اس کی پی پی کے جاں کا پانی

دیکھی نہ جائے آفت زدگاں کی کسمپُرسی
بڑھتی ہے لحظہ لحظہ دُکھ درد کی گرانی

آؤ قدم بڑھائیں اک دُوسرے سے مل کر
تا کہ ہو دُور بہنوں بھائیوں کی بے زبانی

نذرانۂ محبت ان کو ادا کریں یُوں
حالات اُن کے پوچھیں حالات کی زبانی

ہر ایک چیز اپنی ان پر کریں نچھاور
امداد بے کسوں کی صدقہ ہے جاودانی

سمجھوں گا میں ٹھکانے میری لگی ریاضت
مرہم کا کام دے جو زخموں کو شعر خوانی

یا رب ہر اک بلا سے ہم سب کو تُو بچا لے
حفظ و حصار میں رکھ اپنے تُو زندگانی
محفوظ رکھ تُو ان سے ہر لحہ ہر کسی کو
آفات ہوں زمینی یا کہ ہوں آسمانی
طالب ہیں ہم شفا کے تیری ہر اک عطا کے
کر دے معاف ہم کو ، ہم پر ہو مہربانی
دن رات مانگتے ہیں تیرا کرم تجھی سے
مقبول کر دعائیں تیرا نہیں ہے ثانی
بدعملیوں میں کوئی ہمسر نہیں ہمارا
چادر حیا مخالف سر پر ہے ہم نے تانی
استغفرُ اللہ لب پر صبح و مسا ہے اپنے
حاصل ہو مغفرت کی ہر لحہ نگہبانی
خوفِ خدا کی دولت ہم کو رہے میّسر
ہم پر ہوں فاش تیرے احکام کے معانی
منظور ہوں تمامی مہجورؔ کی دعائین
اے میرے پیارے اللہ ، اے میرے دل کے جانی

15-10-2005

اس عمر کے بچے تو اکیلے نہیں سوتے

اے نورِ نظر ، لختِ جگر ، پھول سے بچو
جاتے ہو کہاں چھوڑ کے گھر ، پھول سے بچو
کس بات پہ تم رُوٹھ گئے حد سے زیادہ
اے خاک نشیں ، خاک بسر ، پھول سے بچو
اس عمر کے بچے تو اکیلے نہیں سوتے
تنہائی میں تم جاؤ گے ڈر ، پھول سے بچو
کیوں تم کو نہ راس آئیں یہ دنیا کی بہاریں
کیوں باندھ لیا رختِ سفر ، پھول سے بچو
کاندھوں سے یہ لے کون گیا چھین کے بستے
کھا تم کو گئی کس کی نظر ، پھول سے بچو
کیا کوئی وہاں پر ہے لگا لوک تماشہ ؟
کیوں موت کے جاتے ہو نگر ، پھول سے بچو
ہر چیز تو جنت میں تمہیں خوب ملے گی
کھلنا نہ ملا تم کو مگر ، پھول سے بچو
کیا تم پہ یوں بھونچال نے ڈھائی تھی قیامت
کچھ تم بھی کہو ، مثلِ گہر ، پھول سے بچو

کیوں سن نہ سکا کوئی جگر سوز صدائیں
کیوں مل نہ سکی کوئی سپر ، پھول سے بچو
کیوں ختم کیا موت نے غنچوں کا چٹکنا
کیوں کر نہ ملی تم کو سحر ، پھول سے بچو
دھرتی نے کیے جذب جو معمار تھے کل کے
مٹی سے کرو اب تو گزر ، پھول سے بچو
آغوش تمہیں ماؤں کی ہرگز نہ ملے گی
پاؤ گے کہاں جا کے پدر ، پھول سے بچو
لے ساتھ گئے اپنے ہو اک نسل کی دولت
اے راہروِ خلد نگر ، پھول سے بچو
ہر دل کے ہوئے پار ہیں کہرام کے خنجر
ہر ایک ہوئی آنکھ ہے تر ، پھول سے بچو
باقی جو بچے ان کو خدا رکھے اماں میں
ماں باپ کے ہو شمس و قمر ، پھول سے بچو
تم پوت پھلو دودھ نہاؤ مرے پیارو
لب پر ہے دعا شام و سحر ، پھول سے بچو
بیدل ہیں غمِ ہجر و مصائب میں تمہارے
مہجور سے سب اہلِ نظر ، پھول سے بچو

16-10-2005

ایک ننھی مُنّی بہن کی فریاد

کیا علم تھا جب پڑھنے کو تم جاؤ گے بھیّا   مر جاؤ گے بھیّا
کب آؤ گے بھیّا

جاتے ہو سبھی دوست یہ کس شہر کی جانب   بتلاؤ گے بھیّا
کب آؤ گے بھیّا

تھی کس کو خبر ملبے کے نیچے سے کسی روز   چلّاؤ گے بھیّا
کب آؤ گے بھیّا

سنگلاخ چٹانوں سے ملے ہیں جو کھلونے   دکھلاؤ گے بھیّا
کب آؤ گے بھیّا

تم رُوٹھ کے اپنوں سے بتاؤ تو یہ کس کے   گھر جاؤ گے بھیّا
کب آؤ گے بھیّا

تنہائی کے عالم میں جہاں کوئی نہ ہو گا   گھبراؤ گے بھیّا
کب آؤ گے بھیّا

ضد اپنے کھلونوں کی بڑی دُور یوں کس سے   منواؤ گے بھیّا
کب آؤ گے بھیّا

پر کاٹ دیئے موت نے پرواز سے پہلے اُڑ پاؤ گے بھیّا
کب آؤ گے بھیّا
کب تک یونہی بے گوروکفن رہ کے ہمیں تُم تڑپاؤ گے بھیّا
کب آؤ گے بھیّا
کب تک ہی غمِ ہجر کی یہ آگ دلوں میں دہکاؤ گے بھیّا
کب آؤ گے بھیّا
جب دیر سے گھر آئے تو بچوں کی طرح تُم شرماؤ گے بھیّا
کب آؤ گے بھیّا
کھیلیں گے سبھی کھیل وہ مل جُل کے پرانے جب آؤ گے بھیّا
کب آؤ گے بھیّا
بیٹھی ہوں تری راہ میں ، میں آس لگائے کب آؤ گے بھیّا
کب آؤ گے بھیّا

17-10-2005

☆☆☆

مٹی کا ملا کفن تو مٹی سے ہوا غسل
مٹی میں ملے نرم و ملائم سے بچھونے
ملبے کے تلے دفن ہوئی ننھی سی گڑیا
تکتے ہیں ابھی راہ سبھی اس کے کھلونے

پہنائیں پھٹے دل کو، کیا آج قبائیں ہم

اک موت کا منظر ہے ، سہتے ہیں بلائیں ہم
اے زیست تجھے جا کر کس شہر سے لائیں ہم
ہر سمت ہیں غم بکھرے ، ہر سُو ہے بپا ماتم
کیا کپڑے نئے پہنیں ، کیا عید منائیں ہم
اک خوف کا سناٹا ، پہرے پہ ہے وادی کے
کس کس کو پکاریں پھر، دے دے کے صدائیں ہم
بربادئ انساں پر ، اُفتادِ دل و جاں پر
بے جا تو نہیں یارو ، جو شور مچائیں ہم
بھونچال نے کر ڈالا ۔ بدحال گھرانوں کو
کس طور مصائب کو ، آسان بنائیں ہم
جو زخم ملے ہم کو ، وہ زخم ہیں انہونے
ان زخموں کی ٹیسوں سے ، کس کس کو رُلائیں ہم
آساں ہیں کہاں دھونے ، جو داغ لگے دل پر
انمٹ ہیں نقوشِ غم ، یہ کیسے مٹائیں ہم

کس دیس کریں جا کر ، تریاق مصائب کا
کس در سے دوا دارو ، آلام کا پائیں ہم
دیکھی ہی نہیں جاتی ، حالات کی سنگینی
لٹنے کا غریبوں کے ، کیا حال سنائیں ہم
مت پُوچھ جوانوں کا ، پل بھر میں بچھڑ جانا
اک آدھ جو ہو صدمہ ، تو دوست بتائیں ہم
بچوں کے تڑپنے کا ، دُکھ ضبط سے ہے باہر
پہنائیں پھٹے دل کو ، کیا آج قبائیں ہم
آنکھوں سے ہوئے اوجھل ، دل کر کے گئے بوجھل
رُوٹھے ہوئے بچوں کو ، اب کیسے منائیں ہم
شانوں پہ ہیں بُوڑھوں کے ، بیٹوں کے سجے لاشے
ماؤں کو بڑھاپے میں ، کیا آس دلائیں ہم
بیواؤں ، یتیموں کی ، ہو کیسے نگہداری
مجبور بڑھاپے کا ، کیا ساتھ نبھائیں ہم
ملبے کے تلے پھنسے ، کہتے ہیں سبھی ہم سے
بُھوکے ہیں کئی دن سے ، کس چیز کو کھائیں ہم
بس ہی میں نہیں اپنے ، اذکار مصائب کے
کس کس کو سنائیں ہم ، کس کس کو رُلائیں ہم

جو بیت گئے ان کو ، اللہ سکوں بخشے
باقی جو بچے ان کو ، مل جُل کے بچائیں ہم
مقبول سبھی ہوں گی ، اک روز تو بالآخر
رو رو کے خدا سے جو ، مانگیں گے دعائیں ہم
مجبور وفورِ غم ، باعث ہے نقاہت کا
تسکیں کی تمنا میں ، کس شہر کو جائیں ہم

18-10-2005

☆ ☆ ☆

تقدیر کا چکّر نہ چلے ایسے کسی پر
قسمت نہ کسی کو بھی بڑے غور سے گھورے
بے یار و مددگار ہوئے حُسن کے باسی
پُورے نہ ہوئے آہ سبھی خواب اُدھورے

☆ ☆ ☆

اک نسل ہوئی ختم تری وادیٔ دلگیر
آیا تھا یہ بھونچال عجب بیج ہی بونے
محفوظ خدا رکھے ہر اک ایک بلا سے
قسمت میں نہ ہوں پھر یہ کسی شخص کی رونے

پیغام یہ ایثار کا ہر اک کو سناؤ

جو کچھ بھی ہو کر سکتے وہ تم کر کے دکھاؤ
اُفتاد زدوں کی چلے امداد کو آؤ
بیٹھو نہ یونہی ہاتھ پہ تم ہاتھ دھرے آج
پیغام یہ ایثار کا ہر اک کو سناؤ
امداد کرو ان کی زر و مال سے اپنے
اس باب میں ہرگز نہ کوئی بُخل دکھاؤ
جو دل ہیں کٹے ان کی کرو آ کے جراحی
برباد ہوئے گھر جو انہیں آ کے بناؤ
اُجڑے ہوئے ہر شخص کی ہو پھر سے بحالی
ویران ہیں جو آج نگر ان کو بساؤ
اُٹھے ہیں جہاں پھول سے بچوں کے جنازے
آؤ کہ وہاں پھر سے نئے باغ اگاؤ
بے گور و کفن آج جہاں بکھرے ہیں لاشے
تم آ کے وہاں زیست کے پھر دیپ جلاؤ

ماں باپ کو بیٹوں کے بچھڑنے کا دو پُرسہ
بچوں کو نہ احساس یتیمی کا دلاؤ
ملبے کے تلے آج بھی جو دفن ہیں بچے
آؤ کہ ہر اک ایک کو تم ڈھونڈ کے لاؤ
بیٹھی ہے جدائی میں جو سرتاج کی اپنے
پدرانہ محبت سے الم اس کے گھٹاؤ
روتی ہے جو ماں باپ کی فُرقت میں اکیلی
اس پھُول سی بچی کو گلے آ کے لگاؤ
جو شخص بھی ہے قسمت و حالات کا مارا
خدمت کا تقاضا ہے اُسے اپنا بناؤ
گلیوں میں نہ ہوں عزت و نامُوس کے سودے
آفات زدہ بہنوں کی حُرمت کو بچاؤ
پامال کوئی کر نہ سکے چادرِ عصمت
بیوہ کی حفاظت کیلئے قدم بڑھاؤ
آزار کے درپئے ہوں جو سفّاک درندے
ان سب کو عذاباتِ جہنم سے ڈراؤ
جو چھین لیے آج ہیں بھونچال نے ہم سے
تم ان کے اقارب کا غم و درد بٹاؤ

امداد کے حق دار ہوں بس اہلِ مصیبت
اسباب کوئی اہلِ وطن ایسے بناؤ
جنت کا نشاں وادیٔ کشمیر ہے دلگیر
بربادیٔ کشمیر پہ سب اشک بہاؤ
سرسبز ہو شاداب ہو ہر حُسن کی وادی
اخلاص و مروت کے وہ گُل بوٹے لگاؤ
یہ طرزِ عمل مہر و وفا کا رہے قائم
ایثار کے جذبات کا ہو عام رچاؤ
آؤ کہ کریں عام محبت کی فضائیں
آؤ کہ کریں سرد رقابت کے الاؤ
آؤ کہ کریں دُور مصیبت کے اندھیرے
آؤ کہ رواں پھر سے ہو تسکین کی ناؤ
آؤ کہ کریں خوفِ خدا دل میں اجاگر
محکم ہو خداوند سے پھر اپنا لگاؤ
آؤ کہ سبھی مانگیں گناہوں کی معافی
آؤ کہ سبھی پورے کریں توبہ کے چاؤ
آسان ہوں انساں کیلئے زیست کی راہیں
مجؔبور کا پیغام زمانے کو سناؤ

20-10-2005

قطعات

کیوں ہم ہوئے برباد، بتائے ہمیں دُنیا
کیوں آئی ہے اُفتاد، کوئی آ کے سُجھا دے
ملنے سے رہی آج تو مکتب ہی سے چھُٹی
اے کاش کوئی آ کے یہاں گھنٹی بجا دے

دو وقت کی روٹی کیلئے ترسیں تونگر
پانی کے لئے کل کا سخی آج صدا دے
یا رب کوئی محتاج نہ ہو تیرے جہاں میں
تقدیر کسی کو نہ زمیں پر یوں گرا دے

توبہ کے لئے حاضرِ دربار ہیں بندے
مقبول دعا جس سے ہو وہ عجز سکھا دے
حاصل ہو خدایا تری ہر لحہ حفاظت
ہرگز نہ غضب تیرا کبھی ہم کو سزا دے

بے یار و مددگار نہ ہو کوئی کہیں بھی
قسمت میں کسی کی نہ ہوں آفات کے سائے
اللہ کرے دہر میں ہو کوئی نہ بے بس
"تقدیر کسی کو بھی بُرے دن نہ دکھائے"

کھاتی ہے ہزاروں کو بیک وقت تُو ڈائن
یکساں ہیں ترے واسطے سب اپنے پرائے
بھرتا ہی نہیں پیٹ ترے کا کبھی دوزخ
اے موت تری، موت ہی اب بھُوک مٹائے

ہے موت کا منظر تو قیامت کا سماں ہے
پھیلا ہوا آہوں کا بہر سمت دُھواں ہے
یہ عید نہیں دید کے قابل ہی کسی کی
افسردہ دل وجاں ہیں ہر اک لب پہ فغاں ہے

کل تلک تھے جو نظر میں، آج ہیں غائب سبھی
غیر ممکن ہے کہ ہو پھر سے مقدر ان کی دید
زخم تازہ ہو گئے ہر اک کٹے دل کے ہیں آج
سوگواری میں اضافہ کا بنی موجب ہے عید

لگے ہے ایسے خدا خفا ہے

زمیں پہ ظلم و ستم ہیں جاری
فضائے وحشت ہوئی ہے طاری
سُنے نہ کوئی فغاں ہماری
ستم پہ مائل ہی ناخدا ہے
لگے ہے ایسے خدا خفا ہے
تبھی تو نازل ہوئی بلا ہے

چمن کی حالت ہوئی ہے خستہ
ستم گروں کا کُھلا ہے رستہ
ہوا ہے پانی سے خون سستا
الم نصیبی ہمیں عطا ہے
لگے ہے ایسے خدا خفا ہے
تبھی تو نازل ہوئی بلا ہے

حیا کی کوئی پتہ نہیں ہے
وفا فروشی گنہ نہیں ہے
کوئی بھی تو خضرِ رہ نہیں ہے
یہاں پہ رہزن ہی رہنما ہے
لگے ہے ایسے خدا خفا ہے
تبھی تو نازل ہوئی بلا ہے

بنے ہیں مکر و ریا حقیقت
غذا ہیں اپنی دروغ و رشوت
لگے پرانی ہمیں شریعت
بُھلائی ہم نے رہِ ہدیٰ ہے
لگے ہے ایسے خدا خفا ہے
تبھی تو نازل ہوئی بلا ہے

منافقت کی ہے حکمرانی
وفا شعاری ہے شے پرانی
ہوئی مروّت ہے آنجہانی
جفا گروں میں گھری وفا ہے
لگے ہے ایسے خدا خفا ہے
تبھی تو نازل ہوئی بلا ہے

عروج پہ ہے وفا کی پستی
ستم زدہ ہے خدا کی بستی
حیات مہنگی ہے موت سستی
رفاقتوں کی چھنی ردا ہے
لگے ہے ایسے خدا خفا ہے
تبھی تو نازل ہوئی بلا ہے

فریب خوردہ ہے گل خدائی
یہاں پہ ہے جُرم لب کشائی
روا ہوئی ہے ہر اک برائی
حیا کا دامن سمٹ رہا ہے
لگے ہے ایسے خدا خفا ہے
تبھی تو نازل ہوئی بلا ہے

شکستہ پا ہیں یہاں کے باسی
نصیبِ جاں ہیں غم و اداسی
زبانِ امن و اماں ہے پیاسی
دُکھوں کی حاصل ہمیں غذا ہے
لگے ہے ایسے خدا خفا ہے
تبھی تو نازل ہوئی بلا ہے

اسیرِ رنج و غم و الم ہیں
کسی کے رحم و کرم پہ ہم ہیں
زیادہ ہو کے بھی سب سے کم ہیں
نہ کوئی منشا نہ مُدّعا ہے
لگے ہے ایسے خدا خفا ہے
تبھی تو نازل ہوئی بلا ہے

کدورتوں کے سفیر ہیں جو
محبتوں سے نفیر ہیں جو
غلاظتوں کے اسیر ہیں جو
انہی سے منسوب اقتدا ہے
لگے ہے ایسے خدا خفا ہے
تبھی تو نازل ہوئی بلا ہے

غرور و کبر و ریا کے پُتلے
ہمارے رہبر جفا کے پُتلے
سراپا جُرم و سزا کے پُتلے
ہر ایک ہی ان میں کج ادا ہے
لگے ہے ایسے خدا خفا ہے
تبھی تو نازل ہوئی بلا ہے

نہیں ہے منصف مزاج کوئی
جفا سے لے نہ خراج کوئی
کرے نہ غم کا علاج کوئی
نصیب اب دردِ لادوا ہے
لگے ہے ایسے خدا خفا ہے
تبھی تو نازل ہوئی بلا ہے

ستم رسیدہ ہر اک بشر ہے
جسے بھی دیکھو بے بال و پر ہے
یہاں کسی کو کہاں خبر ہے
فقط غریبی بُری بلا ہے
لگے ہے ایسے خدا خفا ہے
تبھی تو نازل ہوئی بلا ہے

خدائی دعوے خدائی باتیں
سبھی کے پیشِ نظر ہیں ذاتیں
چھٹیں گی کیسے یہ کالی راتیں
جہاں میں جور و جفا روا ہے
لگے ہے ایسے خدا خفا ہے
تبھی تو نازل ہوئی بلا ہے

محبتوں کی دکاں لٹی ہے
ہماری آہ و فغاں لٹی ہے
متاعِ ہستی یہاں لٹی ہے
اثر سے خالی ہر اک دعا ہے
لگے ہے ایسے خدا خفا ہے
تبھی تو نازل ہوئی بلا ہے

لبوں پہ ہیں نکتہ چیں کی باتیں
ہیں بارِ خاطر یقیں کی باتیں
نہیں گوارا ہیں دیں کی باتیں
خطر میں اسلام مُبتلا ہے
لگے ہے ایسے خدا خفا ہے
تبھی تو نازل ہوئی بلا ہے

جہاں میں رنجور ہر کوئی ہے
غموں سے معمور ہر کوئی ہے
بشکلِ مہجور ہر کوئی ہے
الم کی اُمڈی ہوئی ہوا ہے
لگے ہے ایسے خدا خفا ہے
تبھی تو نازل ہوئی بلا ہے

سیّد عارف محمود مہجور رضوی کی تخلیقات

عنوانِ نجات	سلام ومناقبِ شہدائے کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہما	1996ء
خفتگانِ خاکِ گجرات کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ	تحقیق	1998ء
بیادِ طارق	برادرِ بزرگ سیّد طارق محمود مرحوم کی یاد میں	2005ء
یارب معاف کردے	8 اکتوبر 2005ء کے ہولناک زلزلہ کے تناظر میں	2005ء
تذکارِ موسیٰ	محققِ عصر حکیم محمد موسیٰ امرتسریؒ کو منظوم خراجِ عقیدت	2005ء
بیانِ حمد	حمد ومناجات	زیرِ طبع
منہاجِ بخشش	نعتیہ مجموعہ	زیرِ طبع
قائدِ ملت، مجاہدِ ملت	مولانا شاہ احمد نورانیؒ، مولانا عبدالستار خاں نیازیؒ کی یاد میں	مکمل
پھر بھیج ابابیلیں	آشوبِ عصرِ حاضر	مکمل
روتی ہے آنکھ	قومی وملی منظومات	مکمل
پسِ آئینہ	سیاسی نظمیں	مکمل
گناہِ بے گناہی	وزیرِ اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کی برطرفی پر	مکمل
مظہر التواریخ	تاریخ گوئی (3 جلدیں)	زیرِ ترتیب
ناآشنا	اردو غزلیات	زیرِ ترتیب
اکلاپا	پنجابی شاعری	زیرِ ترتیب
مکاتیبِ گرامی	مشاہیر کے خطوط (2 حصے)	زیرِ ترتیب

ٹیپو سلطان پبلی کیشنز

حسین کالونی، سیّد طارق شاہ روڈ۔ گجرات

فون:053-3513516

آؤ سامان کریں قبر کی تیاری کا

بے وجہ ہم پہ تو یہ آئی نہیں ہے آفت
بے سبب آج کہاں درد ہوئے وارفتہ

اپنے اعمال کے کھاتے پہ نظر دوڑائیں
اپنے کردار پہ سب غور کریں ، برجستہ

کم ہوئی دولتِ بیدار خدا خوفی کی
حالتِ جذبۂ ایمان ہوئی ہے خستہ

ہر کوئی کام ہوا اپنا خلافِ دیں ہے
ایک مدّت سے بُھلا بیٹھے ہیں سیدھا رستہ

آج بھولی ہے ہمیں فکرِ مزار و محشر
آج ہم دارِ فنا سے ہیں سبھی پیوستہ

نفسا نفسی کی بہر سُو ہے بپا طغیانی
خون پانی سے ہوا آج یہاں پر سستا

اب تو دل میں بھی بُرا چاہنا متروک ہوا
کون روکے گا بھلا ہاتھ سے شر کا رستہ

رہنمائی کی کوئی راہ بچی نہ باقی
کُھل گئے راز "سیاست" کے سبھی سربستہ

حج پہ حج کرنے کو ہر سال چلے جاتے ہیں
جن کی قسمت میں نہیں بیچنا سودا سستا

جس قدر چاہے کوئی پاؤں پسارے آخر
ایک دن سب نے پکڑنا ہے عدم کا رستہ

آؤ سامان کریں قبر کی تیاری کا
آؤ مضبوط کریں اپنے عمل کا بستہ

آؤ سب ترک کریں کام بغاوت والے
اس سے پہلے کہ اُلٹ جائے ہمارا تختہ

آؤ مہجور سبھی رب سے معافی مانگیں
اپنے آقا ﷺ سے کریں خود کو سبھی وابستہ